رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱ ... [قاد]یان دارالامان سے نکلتا ہے رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۴ قادیان مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۲۱ر رمضان المبارک ۱۳۴۸ھ نمبر ۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ندائے ایمان

(۱)

اے بھائیو۔ آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ آج سے قریباً پچاس سال پہلے حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلۂ احمدیہ نے اللہ تعالےٰ سے الہام پاکر دنیا کی اصلاح کا کام شروع کیا تھا۔ آپ اس امر سے ناواقف نہیں ہوسکتے۔ کہ جس وقت خدا تعالےٰ کے اس بہادر نے اسلام کی خدمت کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اس وقت کیا اپنے اور کیا پرائے سب کے سب اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے تھے۔ حتیٰ کہ خود اس کے عزیز اور نہایت قریبی رشتہ دار تک اس کو تباہ اور برباد کرنے کے لئے کوشاں تھے۔ اور اُسے ثواب کا موجب اور رضائے الٰہی کا باعث خیال کرتے تھے۔ ہر ایک جو اس زمانہ کے حالات سے آگاہ ہے۔ بیان کرے گا کہ اس وقت لوگوں کا یہی خیال تھا۔ کہ اگر مرزا غلام احمدؐ صاحب نے اپنے دعوےٰ سے توبہ نہ کی۔ تو ان کی تباہی ایک قلیل عرصہ میں یقینی اور قطعی ہے۔ اور بہت تھے۔ جنہوں نے اپنے خیالوں سے آپ کی تباہی کے متعلق وقت کی تعیین بھی کردی تھی۔ اور علی الاعلان لاف زنی کرتے تھے۔ کہ دو یا تین سال میں آپ کا نام ونشان تک مٹ جائیگا اور آپ کا دعویٰ ایک قصّہ اور کہانی ہو جائے گا۔ یہ لاف زنیاں اگر منہ کی باتوں تک رہتیں۔ تب بھی بات تھی۔ لیکن لوگوں نے اپنے ان دعووں کو پورا کرنے کے لئے عملاً بھی سارا زور لگایا۔ اور مخالفت میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ وہ لوگ جو ایک مجلس میں بیٹھنا حرام سمجھتے تھے۔ آپ کی مخالفت میں سگے بھائیوں سے بھی زیادہ متحد نظر آنے لگے۔ اور جن مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹتے نظر آتے تھے۔ آپؑ کو نقصان پہنچانے کے لئے ایک دوسرے کی پیٹھ ٹھونکنے والے بن گئے۔ زمین جور اور ظلم سے بھر گئی۔ اور آسمان انسان کی تعدی اور دست درازی کے قصّے دیکھکر تاریک ہوگیا۔ اور تاریکی کے فرزندوں نے خیال کرلیا۔ کہ وہ اس شمع کو جسے خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے جلایا تھا بجھانے میں جلد کامیاب ہوجائیں گے۔ لیکن باوجود تمام مذاہب کی متفقہ کوششوں اور حالات کی ناسا عدت کے آپ ہر قسم کے گزند سے محفوظ رہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپؑ کے قدم کو استوار اور مضبوط رکھا۔

جس وقت آپ کے ہم قوموں اور ہم مذہبوں اور رشتہ داروں اور عزیزوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اس وقت خدا تعالےٰ جو تمام وفاداروں سے بڑھکر وفادار اور تمام دوستوں سے بڑھکر دوست ہے۔ آپؑ سے پہلے کی نسبت بھی زیادہ پیار کرنے لگا۔ اور اس کی مصفّیٰ وحی بارش کی طرح آپؑ پر نازل ہونے لگی اور اس کے ذریعہ سے آپؑ کے دل کو مضبوط کرنا شروع کیا۔ اور کہا۔ کہ جس طرح تو میرے نام کے لئے تکلیف اُٹھا رہا ہے۔ اور بدنام کیا جا رہا ہے۔ اور لوگ تجھ سے دشمنی کر رہے ہیں۔ اور اپنے عزیز تجھے چھوڑ رہے ہیں۔ اور کسی جرم کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ محض اسلئے کہ تو اسلام کی عظمت دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ تیری عزّت پر حملے کئے جاتے ہیں۔ اور تیری عیب جوئی کے لئے ہر ایک ناواجب ذریعہ اختیار کیا جاتا ہے۔ میں تیرے نام کو بلند کروں گا۔ اور ایک بڑی جماعت اسلام پر فدا ہونے والوں کی تجھے دوں گا۔ اور میرے فرشتے میری طرف سے درود اور سلام لیکر تجھ پر نازل ہوں گے۔ اور ایک بڑی قوم تجھ سے پیدا ہوگی۔ اور آدم کی طرح ایک نئی دُنیا کا تو باپ بنے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور تیرے دشمن ذلیل اور خوار ہونگے۔ اور جن جن راہوں سے وہ تجھ پر حملہ کرینگے۔ انہی راہوں سے اور ان کے علاوہ اور ایسی راہوں سے بھی جو ان کے وہم دگمان میں بھی نہ ہونگی۔ میں ان پر حملہ کرونگا اور اُن کے منصوبے ان کے منہ پر ماروں گا۔ اور ایک یار وفادار کی طرح تیرے پہلو بہ پہلو کھڑا ہو کر تیرے دشمنوں سے جنگ کروں گا۔ اور جو تجھ پر وار کرے گا۔ میں اس پر وار کروں گا۔ لیکن وہ جو تیرا دوست اور ساتھی ہوگا۔ میں اُسے عزت دونگا اور اُس پر اپنا نور ڈالوں گا۔ اور اپنی برکتوں سے اُسے وافر دوں گا۔ اور اپنے دین کا علم اسے عطا کروں گا۔ اور دین اسلام کا سپاہی اُسے بناؤں گا۔ اور ایسا ہوگا۔ کہ تیرا نام دنیا میں سورج اور چاند کی طرح چمکے گا۔ اور دن بدن تیرا اور تیری جماعت کا قدم ترقی کے زینہ پر بلند ہوتا چلا جائے گا ؂

جُوں جُوں یہ الہامات آپ کی طرف سے شائع ہوتے تھے۔ مخالف اپنی مخالفت میں اور بھی بڑھتے چلے جاتے تھے۔ اور ہر طرح کوشاں تھے۔ کہ آپ کو جھوٹا ثابت کریں۔ لیکن خدا کی باتوں کو کون ٹال سکتا تھا۔ باوجود ان سب مخالفانہ تدابیر کے جو آپ کے مخالفوں نے آپ کے خلاف استعمال کیں۔ آپ کی صداقت لوگوں پر ظاہر ہونی شروع ہوئی۔ اور رُوحانی مُردے آپ کے ہاتھوں سے زندہ ہونے لگے۔ اور وہ جو پہلے بہرے تھے۔ اب سننے لگے۔ اور جو پہلے اندھے تھے۔ اب دیکھنے لگے اور جو پہلے رُوحانی کوڑھ میں مبتلا تھے۔ اب ان کے جسم چاند کی طرح منور نظر آنے لگے۔ اور ایک یہاں سے اور ایک وہاں سے۔ اور ایک قریب سے اور ایک دُور سے خُدا کی قرنا کی آواز سنکر دوڑ پڑا۔ یہاں تک کہ آہستہ آہستہ بالکل اُسی طرح جس طرح کہ قدیم سے خدا کے نبیوں سے ہوتا چلا آیا ہے۔ ایک جماعت اس خدا کے بہادر کے گرد جمع ہو گئی۔ اور اسلام کا سپہ سالار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جان نثار اپنے فدائیوں کے جھرمٹ میں ایک جھنڈا ان دو رعنا دلھا کی … ظت کے لئے آگے بڑھا۔ اور تم نے … اور باقی دنیا نے بھی دیکھ لیا۔ کہ وہی جسے کافر و زندیق کہا جاتا تھا۔ اسلام کا علمبردار ثابت ہُوا۔ اور وہی جسے اسلام کا دشمن کہا جاتا تھا۔ اس کی حفاظت کا واحد ذمہ دار نظر آیا۔ جب عالم کہلانے والے اور تصوّف کا دم بھرنے والے اپنی روٹیوں کی فکر میں۔ اور اپنے آرام و آسائش کی جستجو میں تھے۔ وہ اور اس کے ساتھی اسلام کی ترقی کی فکر میں اور اس کے دشمنوں کے مقابلہ میں مشغول تھے۔ نہ معلوم اُس نے اپنے پر ایمان لانے والوں کے دلوں میں کیا جادو پھونک دیا تھا۔ کہ اسلام کی خدمت کے سوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے بلند کرنے کے سوا ان کو اور کسی بات میں مزا ہی نہیں آتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ دن آگیا۔ جب اسلام کو اس کی پوری شان کے ساتھ قائم کرکے اور اس کے جان نثاروں کی ایک جماعت بنا کر وہ خدا کا پیارا اپنے پیارے سے جا ملا۔ اور اُس کے دُشمن جو اُس کی تباہی کی خواہیں دیکھ رہے تھے۔ منہ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ مگر اب بھی ایک امید پر ان کا سہارا تھا۔ اور وہ یہ کہ شائد اس کے مرنے کے بعد اس کا کام تباہ ہو جائیگا اور اس کی جماعت جو اُس کی لسانی اور اسکی جادو بیانی کی وجہ سے اس کے گرد جمع ہو گئی تھی۔ اب پراگندہ ہو جائیگی۔ لیکن زمانہ نے ظاہر کر دیا۔ کہ یہ خیال بھی ایک فریب سے زیادہ حقیقت نہ رکھتا تھا۔ جس طرح ایک مضبوط درخت روز بروز جڑیں پکڑتا جاتا ہے۔ اس کی جماعت بھی مضبوط ہوتی جا رہی ہے۔ اور آثار بتا رہے ہیں۔ کہ مضبوط ہوتی چلی جائیگی۔ اور اسلام کی محبت رکھنے والے دل اور اس کی نیکی چاہنے والے دماغ اس زمانہ کے موعود کی عقیدت کی مہمان نوازی کے لئے اپنے دروازے کھول دینگے۔ تاکہ اسلام کے غلبہ پانے کا زمانہ جلد سے جلد آئے۔ اور کفر ایک ناپاک چیز کی طرح سے دنیا سے اُٹھا کر پھینک دیا جائے ؂

مبارک ہیں وہ جو اس دن کے لانے میں پیشقدمی کریں اور خدا کی آواز کو دوسروں سے پہلے قبول کریں۔ پس اے بھائیو۔ اس اشتہار کے ذریعہ سے میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ حق کو قبول کرنے میں جلدی کرنی چاہیئے۔ اور خدا کی آواز سے بے پرواہی نہیں برتنی چاہیئے۔ کیونکہ کیا معلوم ہے۔ کہ موت کب آجائیگی۔ اور ہمارے اعمال کے زمانہ کو ختم کردیگی۔ اور اگر خدا نخواستہ ایسا ہُوا۔ کہ آپ اس عظیم الشان کام کے متعلق آج اور کل ہی کرتے رہے۔ اور ایمان کا وقت گذر گیا۔ اور موت کی گھڑی آگئی۔ تو بتائیں۔ کہ اس وقت کیا چارۂ کار ہوگا۔ نہ پچھتانا کچھ مفید ہوگا۔ اور نہ گریہ وزاری کچھ نفع دیگی۔ آخر کونسی دلیل ہے۔ جس کے آپ منتظر ہیں۔ اور کونسا نشان ہے۔ جس کی آپ کو جستجو ہے۔ مسیح موعودؑ کے متعلق جو کام بتایا گیا تھا۔ وہ آپؑ کے ہاتھوں سے پورا ہو رہا ہے۔ اور اسلام ایک نئی زندگی پا رہا ہے پس جلدی کریں۔ اور مسیح موعودؑ کو قبول کرکے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث ہوں ؂

لیکن اگر آپ ان لوگوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک اس معاملہ پر غور ہی نہیں کیا۔ تو بھی میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جلد تحقیق کی طرف متوجہ ہوں اور مندرجہ ذیل طریقوں میں سے ایک کو اختیار کریں۔

(۱) جو سوالات آپ کے نزدیک حل طلب ہوں۔ انہیں اپنے قریب کے احمدیوں کے سامنے پیش کرکے حل کرائیں (۲) اگر آپ کے پاس کوئی احمدی جماعت نہ ہو۔ تو مجھے اپنے سوالوں سے اطلاع دیں (۳) اپنے علاقہ میں جلسہ کرکے احمدی مبلغ منگوا کر خود بھی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے دلائل سنیں۔ اور دوسروں کو بھی اس کا موقعہ دیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو اپنے نور کے قبول کرنے کی توفیق عنایت فرمائے ؂

خاکسار

میرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

امام جماعت احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

۱۵ر جنوری سنہ ۱۹۳۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؐ

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱؍ فروری ۱۹۳۰ء

قضاء اور دعا

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

یہ بات یاد رہے۔ کہ اگرچہ قضا و قدر میں سب کچھ مقرر ہو چکا ہے۔ مگر قضاء و قدر نے علوم کو ضائع نہیں کیا۔ سو جیسا کہ باوجود تسلیم مسئلہ قضا و قدر کے ہر ایک کو علمی تجارب کے ذریعہ سے ماننا پڑتا ہے کہ بیشک دواؤں میں خواص پوشیدہ ہیں۔ اور اگر مرض کے مناسب حال کوئی دوا استعمال ہو۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بیشک مریض کو فائدہ ہوتا ہے۔ سو ایسا ہی علمی تجارب کے ذریعہ سے ہر ایک عارف کو ماننا پڑا ہے۔ کہ دعا کا قبولیت کے ساتھ ایک رشتہ ہے۔ ہم اس راز کو معقولی طور پر ہوسرو کے دلوں میں بٹھا سکیں یا نہ بٹھا سکیں۔ مگر کروڑ ہا راستبازوں کے تجارب نے اور خود ہمارے تجربہ نے اس مخفی حقیقت کو ہمیں دکھلا دیا ہے۔ کہ ہمارا دعا کرنا ایک قوت مقناطیسی رکھتا ہے۔ اور فضل اور رحمت الٰہی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ نماز کا مغز اور روح بھی دعا ہی ہے۔ جو سورہ فاتحہ میں ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔ جب ہم اھدنا الصراط المستقیم کہتے ہیں۔ تو دعا کے ذریعہ سے اس نور کو اپنی طرف کھینچنا چاہتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ سے اترتا اور دلوں کو یقین اور محبت سے منور کرتا ہے۔ بعض لوگ جلدی سے کہدیتے ہیں۔ کہ ہم دعا سے منع نہیں کرتے۔ مگر دُعا سے مطلب صرف عبادت ہے۔ جس پر ثواب مترتب ہوتا ہے۔ مگر افسوس کہ یہ لوگ نہیں سوچتے۔ کہ ہر ایک عبادت جس کے اندر خدا تعالےٰ کی طرف سے روحانیت پیدا نہیں ہوتی۔ اور ہر ایک ثواب جس کی محض خیالی سے [illegible] پر امید رکھی جاتی ہے۔ وہ سب خیالی با[illegible] حقیقی عبادت اور حقیقی ثواب وہی ہے۔ جس کے اسی دنیا میں انوار اور برکات محسوس بھی ہوں۔ ہماری پرستش کی قبولیت کے آثار یہی ہیں۔ کہ ہم عین دعا کے وقت میں اپنے دل کی آنکھ سے مشاہدہ کریں۔ کہ ایک تریاقی نور خدا سے اترتا اور ہمارے دل کے زہریلے مواد کو کھوتا اور ہماری روح پر ایک شعلہ کی طرح گرتا اور فی الفور ہمیں ایک پاک کیفیتِ انشراح صدر اور یقین اور محبت اور لذت اور اُنس اور ذوق سے پُر کر دیتا ہے۔ اگر یہ امر نہیں ہے۔ تو پھر دعا اور عبادت بھی ایک رسم اور عادت ہے۔ ہر ایک دعا گو ہماری دنیوی مشکل کشائی کے لئے ہو۔ مگر ہماری ایمانی حالت اور عرفانی مرتبت پر گذر کر آتی ہے یعنے اوّل ہمیں ایمان اور عرفان میں ترقی بخشتی ہے۔ اور ایک پاک سکینت اور انشراح صدر اور اطمینان اور حقیقی خوشحالی ہمیں عطا کر کے پھر ہماری دنیوی مکروہات پر اپنا اثر ڈالتی ہے۔ اور جس پہلو سے مناسب ہے اُس پہلو سے ہمارے غم کو دُور کر دیتی ہے۔ پس اس تمام تحقیقات سے ثابت ہے۔ کہ دعا اسی حالت میں دعا کہلا سکتی ہے۔ کہ جب درحقیقت اُس میں ایک قوت کشش ہو۔ اور واقعی طور پر دُعا کرنے کے بعد آسمان سے ایک نور اُترے۔ جو ہماری گھبراہٹ کو دُور کرے۔ اور ہمیں انشراح صدر بخشے۔ اور سکینت اور اطمینان عطا کرے۔ ہاں حکیم مطلق ہماری دعاؤں کے بعد دو طور سے نصرت اور امداد کو نازل کرتا ہے۔

(۱) ایک یہ کہ اُس بلا کو دُور کر دیتا ہے۔ جس کے نیچے ہم دب کر مرنے کو طیار ہیں۔

(۲) دوسرے یہ کہ بلا کی برداشت کے لئے ہمیں فوق العادۃ قوت عنایت کرتا ہے۔ بلکہ اس میں لذت بخشتا ہے اور انشراح صدر عنایت فرماتا ہے۔ پس ان دونوں طریقوں سے ثابت ہے۔ کہ دعا سے ضرور نصرت الٰہی نازل ہوتی ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ دُعا جو خدا تعالےٰ کی پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی ہے۔ اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں:۔

(۱) ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالےٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو۔ کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے۔ کہ مرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔

(۲) دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔

(۳) تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شامل حال ہو۔ تو علم اور حکمت زیادت پکڑے۔

(۴) چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے۔ اور اسی طرح ظہور میں آوے۔ تو معرفت الٰہی ترقی کرے۔ اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔ لیکن اگر کسی کو بطور خود مرادیں ملتی جائیں۔ اور خدا تعالےٰ سے دُوری اور مہجوری ہو۔ تو وہ تمام مرادیں انجام کار حسرتیں ہیں۔ اور وہ تمام مقاصد جن پر فخر کیا جاتا ہے۔ آخر الامر جائے افسوس اور تاسف ہیں۔ دنیا کے تمام عیش آخر رنج سے بدل جائیں گے۔ اور تمام راحتیں دُکھ اور درد دکھائی دینگی۔ مگر وہ بصیرت اور معرفت جو انسان کو دُعا سے حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ نعمت جو دُعا کے وقت آسمانی خزانہ سے ملتی ہے۔ وہ کبھی کم نہ ہوگی۔ اور نہ اس پر زوال آئے گا۔ بلکہ روز بروز معرفت اور محبت الٰہی میں ترقی ہو کر انسان اس زینہ کے ذریعہ سے جو دعا ہے فردوس اعلیٰ کی طرف چڑھتا چلا جائے گا۔ (ایام الصلح)

ایام الصلح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پُر از حقائق و معارف تصنیف ہے۔ جس میں قضا و قدر و دعا و دیگر نہایت ضروری اہم مسائل اور اعتراضات کے جوابات ہیں۔ اس کا ایک نسخہ ایڈیشن اوّل کا ہمیں برائے فروخت دستیاب ہوا ہے۔ جسکی قیمت بوجہ طبع اول دو روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔

(منیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن نمبر

احمدیت اور پیغامیت پر تبصرہ

(۴)

غیر احمدی کے پیچھے نماز

اسی طرح غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کا مسئلہ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا بحیثیت حکم و عدل ہونے کے اس بارہ میں صاف ارشاد ہے۔

"یاد رکھو۔ کہ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ تمہارا وہی امام ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے۔ کہ اماما منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا۔ تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوئ اسلام کرتے ہیں بکلّی ترک کرنا پڑے گا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو۔ کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو۔ اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ ہر ایک حال میں مجھے حَکَمْ ٹھیراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں۔ عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔"

یہ اس جماعت کو حکم ہے۔ جس کے لئے امام الوقت حکم و عدل ہونے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور خود ہی تحریر مذکورہ میں یوں ارشاد ہوتا ہے کہ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ [illegible] ٹھیراتا ہے۔ اور جو شخص حَکَمْ و عدل [illegible] اور اس کے دل میں حضرت امام کی کوئی قدر و اطاعت نہیں۔ ایسے صریح حکم کے ہوتے ہوئے کسی فرد کے لئے حیل و حجت کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی ÷

پیغامیوں کے نادر خیالات

لیکن اس پر بھی کیا کچھ خیالات کا اظہار ہوا۔ کسی نے تو یہ کہنے کی جرأت کی۔ کہ یہ حکم شریعت کے مطابق نہیں ہے۔ کیونکہ مطابق آیت وارکعوا مع الراکعین اور حدیث صلّوا خلف کل بر و فاسق۔ اس کے خلاف تعلیم دیتی ہیں۔ اور کسی نے کہدیا۔ کہ یہ اجتہاد ہے۔ جو قرآن و حدیث پر پیش کرنے کے بعد تطابق رکھنے کی صورت میں قابل اطاعت ہوگا۔ (سبحان اللہ۔ حَکَمْ و عدل تو مسیح موعودؑ تھے۔ لیکن اب آپؑ کے لئے ایسے لوگ حکم و عدل بن بیٹھے جن کا یہ خیال ہے۔) کسی نے یہ اعتراض کر دیا۔ کہ جب ایسا ہی حکم تھا۔ اور اس سے یہی مراد ہے۔ کہ کسی حال میں بھی غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ تو حضرت صاحبؑ نے کیوں اس کے خلاف عمل کیا۔ کسی نے مسئلہ روا رکھنے کے لئے یہ عذر بنایا۔ کہ چونکہ ممانعت کی وجہ تکفیر ہے۔ اور جو شخص کفر بازی میں مکفر مولویوں کے ساتھ متفق نہیں۔ اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔ الغرض اس حکم سے گریز کرنے کے لئے کئی ایک طریق حیلہ سازی کے سوچے گئے[1]۔ لیکن جب ہم واقعات کے سامنے ان امورات کو پیش کرتے ہیں۔ تو صریحاً حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی خفت اور ممن ینقلب علےٰ عقبیہ کا خطرناک منظر دکھائی دیتا ہے۔ جب حضرت صاحب نے یہ فرمان شائع کیا۔ کیا اس وقت کسی کے دل میں ایسے اعتراضات پیدا نہ ہوئے۔ اور کیا کسی کو آپ پر یہ اعتراض کرنے کی جرأت نہ ہوئی کہ حضور ہم نے تو آپؑ کے اقوال و اوامر کو قرآن اور حدیث پر پیش کر کے پھر قبول کرنا ہے۔ اور یہ حکم قرآن و حدیث کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔ اس لئے ہم اس کی اطاعت سے مجبور ہیں۔ بلکہ حضورؑ کی زندگی میں تو جس کسی نے سوالات کے مختلف رنگ بدل کر غیر احمدی کے پیچھے نماز کی خواہش کی اس کو صاف طور پر روکا گیا۔ اور وہ اس فرمان کا تابع رہا÷ پس آج کسی فرد کا احمدی کہلاتے ہوئے غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنا کیا حضرت صاحبؑ کی مذکورہ بالا عبارات کے ان فقرات کا مورد نہیں بناتا۔ کہ:-

"جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اسکی عزت نہیں۔"

یہ واقعات بنفس خود اس اعتراض کا مسکت جواب ہیں۔ کہ آپؑ نے خود کیوں خلاف عمل کیا۔ تاہم میں ان موجودہ خیالات کا مختصراً جواب بھی دینا مناسب سمجھتا ہوں تا کسی سلیم الفطرت غلطی خوردہ کے لئے موجب عبرت ہو۔ اور اس کے خلاف عمل پیرا ہونے والوں کا مقام نہ صرف خلیفۃ المسیح ہونے کا سمجھے۔ بلکہ اُن سے اجتناب کرنے میں ہی اپنی بہتری سمجھے۔ کہ متبوع کا اثر تابع پر لازمی ہوتا ہے ÷

حضرت مسیح موعودؑ پر اعتراض کا جواب

یہ اعتراض کہ حضرت صاحبؑ نے خود غیر احمدی کے پیچھے کیوں نماز پڑھی۔ بذات خود اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ حضرت صاحبؑ کا فرمان مشیت ایزدی کے ماتحت ہے۔ جو خلاف شریعت نہیں۔ اسلئے وہ حکم و عدل کا فرمان ہے۔ جس کی اطاعت لازمی ہے۔ اور جو شخص کہتا ہے۔ کہ یہ اجتہاد ہے۔ جو احکام شریعت کے موافق نہیں۔ اس کا یہ کہنا احکام شریعہ سے ناواقفی

[1] حاشیہ:- اگرچہ حضرت امیر جماعت لاہوریہ کی طرف سے صراحتاً غیر احمدی کے پیچھے نماز کے جواز کا تاحال کوئی اعلان نہیں ہوا۔ اور نہ اب تک خود انہوں نے اسکی خلاف ورزی کی ہے۔ مگر آپ کی جماعت میں عام افراد اور خصوصاً ایک فرد نے جو قوم کے خلیفۃ المسیح بھی ہیں اس حکم کے خلاف معمول بنا رکھا ہوا ہے جس فعل کی ذمہ واری بحیثیت امیر قوم مولوی صاحب امیر جماعت مذکور پر عائد ہوتی ہے۔ منہ ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا نتیجہ ہو۔ ورنہ اسی عبارت مرقوم الفوق میں حدیث کا جملہ امامکم منکم اس اعتراض کا صاف جواب دے رہا ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ شریعت کا یہ صاف حکم ہے۔ کہ احق بالامامتہ اعلمکم۔ یعنی جو زیادہ عالم ہو وہی امامت کا مستحق ہے۔ اس کے ساتھ ہی مجددؑ کی حدیث کو ذہن نشین کرو۔ کہ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ اور پھر بتاؤ کہ امام الزمان کو نہ پہچاننے والا جب جاہل ٹھیرا۔ اور امام الزمان کو ماننے والا لازماً عالم ٹھیرا۔ تو شرعاً امامت کا حق عالم کا ہوا۔ یا کہ جاہل کا اور غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا حکم مطابق شریعت ہوا یا نہیں۔ اسی حاشیہ مذکور میں حضرت صاحبؑ کی یہ عبارت ہے۔ کہ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے" سبق آموز ہے۔ مگر اس کے لئے جو حضرت صاحبؑ کو دل سے قبول کرتا ہو۔ اب رہا مسئلہ حدیث صلو خلف کل بر و فاسق۔ اوّل تو اس کی صحت ثابت نہیں۔ اور اگر صحیح ثابت بھی ہو۔ تو فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا ایسا ہی روا ہو گا۔ جیسے قرآن کریم میں لحم الخنزیر کے کھانے کی اجازت ہے۔ حالت اضطرار اور چیز ہے۔ لیکن ایسی اجازت کو عام معمول بنا لینا شرعی تعلیم کی حد شکنی ہے۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ وجہ کفر کی ہے۔ اور جو شخص کفر بازوں کا ہم خیال نہ ہو۔ اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔ اس سے بھی حجت بازوں کو کوئی موقع استفادہ نہیں مل سکتا۔ کیونکہ ایسے شخص کے لئے حضرت صاحبؑ کا یہ ارشاد ہے۔ کہ وہ علی رؤس الاشہاد اسبات کا اعلان کرے۔ کہ جس شخص نے حضرت صاحبؑ پر کفر کا فتویٰ دیا۔ وہ خود کافر بنتا ہے۔ تو تب اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔ اس اعلان سے یہ مراد نہیں۔ کہ ایک چار پانچ آدمیوں کی منعقدہ مجلس میں ایسا اعلان کرنے سے مسئلہ روا ہو جاتا ہے۔ بلکہ جو قید اس کی لگائی گئی ہے۔ اس کا دراصل مفہوم یہ ہے۔ کہ ایسا شخص احمدیت کو قبول کرے اور طبعاً بھی ایسا اعلان کرنے والا احمدیت قبول کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگر نہیں تو ایسا کوئی ایک شخص ہی نظیراً پیش کیا جائے۔ کہ جس نے ایسا اعلان کیا۔ اور پھر وہ غیر احمدی ہی رہا۔ پس اس تعلیق سے حجت بازوں کو مسئلہ روا کرنے کا کوئی [illegible] سکتا۔ اب اس مسئلہ کے ماتحت عام لاہوریوں [illegible] چھوڑ کر صرف ایک ایسی شخصیت کی مثال دینا کافی ہو گا۔ جو کہ ذی اثر اور ثالث از ثلاثہ خلفاء ہونے کی حیثیت رکھتی ہے اور وہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا طرز عمل ہے جن کا غیر احمدی کے پیچھے نماز بلا تعلیق کسی شرط کے پڑھنا ایک ایسا واقعہ ہے۔ جو محتاج الی التحقیق نہیں اور خود لاہوری بھائیوں کو اعتراف ہے اب بتایا جائے کہ حضرت صاحبؑ کا حکم و عدل ہونا اور آپؑ کے فرمان و عمل کا تتبع کس فریق کے دل سے مفقود ہو رہا ہے۔ اسی فریق سے جو مرکز کی برکات کو خیرباد کہہ کر ایک علیحدہ مرکز سے بنا بیٹھی۔ (باقی دارد)

(عبدالحکیم ایبٹ آباد)

مسیح کی بے باپ ولادت کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکمی فیصلہ

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کیلئے عظیم الشان بشارت

گذشتہ سے پیوستہ سال اس مسئلہ پر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے کچھ دنوں تک خامہ فرسائی کر کے پھر یکدم کسی مخفی مصلحت یا غالباً مخفی اشارہ کی بناء پر اس مضمون کو لکھنا چھوڑ دیا۔ اگرچہ اس موضوع پر ہماری طرف سے کافی سے زائد لکھا جا چکا ہے۔ اور حضرت صاحبؑ کے حوالجات اور قرآن کریم کی رو سے نہایت شرح و بسط سے ثابت کر دیا گیا تھا۔ کہ مسیح بن باپ پیدا ہوئے تھے۔ مگر اب اتفاقاً مطالعہ کرتے کرتے الحکم کے فائل ۱۹۰۳ء میں اس مسئلہ کا حکمی فیصلہ حضرت مسیح موعودؑ کی زبانی فرمایا ہوا نظر سے گذرا۔ جو اگرچہ سابقہ تمام بحثوں کا نچوڑ ہے۔ تاہم ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے جو ایک ایسے انسان کے لئے جو عقل و فہم اور قلب سلیم کا اہل ہو۔ کافی تسلی بخش ہے۔ کم از کم ایک احمدی کہلانے والے انسان کو اس مسئلہ میں اختلاف رکھنے کی وجہ سے بن باپ ولادت ماننے والے کو برا بھلا علانیہ کہنے کی جرأت نہ رہے گی۔ جس طرح پہلے ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے گذشتہ مضامین میں بن باپ ولادت ماننے والوں کے حق میں برا بھلا کہہ چکے ہیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے دل میں تو نہیں۔ مگر اس سوسائٹی کا ضرور خوف رہے گا جس سوسائٹی میں ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے تئیں شمار کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کی مذہبی سوسائٹی میں بیسیوں ایسے غیرت مند لوگ موجود ہیں جو حضرت مرزا صاحبؑ کو کم از کم علانیہ برا بھلا کہنا برداشت نہیں کر سکتے۔ اب میں ذیل میں وہ حکمی فیصلہ درج کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ الہ العلمین اس زمانہ کے عظیم الشان حکمؑ کے حکمی فیصلہ کو تسلیم کرنے کی تمام ایسے لوگوں کو جو مسیح کی بن باپ ولادت کے منکر ہیں۔ بالخصوص جناب مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو توفیق عطا فرما۔ یا کم از کم ڈاکٹر صاحب موصوف کو اتنی توفیق عطا فرما۔ کہ اس مسئلہ میں اختلاف کی وجہ سے وہ تیرے پیارے مسیح موعودؑ کو جسے تو نے اس زمانہ کا حکمؑ و عدل مقرر کر کے بھیجا ہے۔ برا بھلا کہنے سے باز آ جائیں۔ آمین ثم آمین ۔

حضرت مسیح موعودؑ کا فیصلہ

سوال۔ کیا قرآن شریف کی کوئی ایسی صریح آیت ہے۔ جس سے ثابت ہو۔ کہ مسیح بن باپ پیدا ہوا؟ حضور نے اس کا جواب دیا۔ کہ

اوّل یحییٰؑ اور عیسیٰؑ علیہ السلام کے قصہ کو یکجا بیان کرنا ہی اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جس طرح پر حضرت یحییٰؑ علیہ السلام کی پیدائش خارق عادت طور پر ہوئی۔ یعنی حضرت زکریا علیہ السلام بہت ہی بوڑھے تھے اور ان کی بیوی بانجھ تھی۔ اس طرح پر حضرت یحییٰؑ کی پیدائش کا حال اوّل قرآن نے بیان کیا ہے۔ پھر حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کا ذکر کیا ہے۔ قرآن شریف کی یہ ترتیب صاف طور پر ظاہر کرتی ہے۔ کہ ادنیٰ سے اعلیٰ حالت کی طرف ترقی کی ہے۔ یعنی جس قدر اعجاز یحییٰؑ کی پیدائش میں تھا۔ اس سے بہت بڑھ کر مسیح کی پیدائش میں تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اعجازی رنگ نہ رکھتی تھی۔ تو پھر یحییٰ کی پیدائش کا ذکر کرکے یہ ذکر سافقہ کیوں چھیڑا۔ اور حضرت مریم کا ذکر شروع کر دیا۔ اور اس میں یہی سر تھا۔ کہ کسی کو تاویل کی گنجائش نہ رہے ان دونوں بیانوں کا یکجائی ذکر اعجازی امر کو صاف ثابت کرتا ہے۔

دوم قرآن شریف نے فرمایا ہے۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم۔ اگر مسیح علیہ السلام بن باپ نہ پیدا ہوئے تھے۔ تو پھر قرآن شریف کی اس آیت کے کیا معنے ہوں گے۔ اور آدم سے مماثلت کیا ہوئی۔ اور وہ کیا اعتراض مسیح پر تھا۔ جس کا یہ جواب دیا گیا۔ تاریخی بات یہی ہے۔ کہ یہود آپ کی پیدائش کو ناجائز قرار دیتے تھے۔ کہ آپ کا کوئی باپ نہ تھا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے یہود کو یہ جواب دیا۔ کہ آدم بھی تو بلا باپ پیدا ہوا تھا بلکہ بلا ماں بھی۔ جو اعتراضات بلحاظ واقعات کے ہوتے ہیں۔ ان سے جواب کو دیکھنا۔ اگر کوئی کہے۔ کہ ایسا ہونا خلاف قانون قدرت ہے۔ تو پہلے اس کو چاہیئے۔ کہ قانون قدرت کی حدبست دکھاوے۔" (الحکم ۱۷/مئی سنہ ۰۸ء صفحہ ۲)

(فخر الدین ملتانی)

خریداری فاروق کیلئے خاص رعایت

جو خریدار ماہ رمضان المبارک میں فاروق کی خریداری منظور فرمائینگے۔ ان کو ایک روپیہ دو آنہ کی سند طلبی کا جواب اور مفید پیارا معلومات دو کتابیں مفت انعام دی جائیں گی۔ ہدایات زرین۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے خاص الخاص احباب کے واسطے فرمائی ہیں۔ جو اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کرنے کا فرض ادا کرتے ہیں۔ قیمتی ۱۰/ تنقید صحیح ۔/۸ بابی فرقہ کے جواب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل مبلغ حیفا فلسطین کی تصنیف لطیف قیمت ۸/ ۔ پس جو دوست ایک سال کے واسطے فاروق کی خریداری کی درخواست دفتر فاروق میں ارسال کریں۔ ان کو یہ دونوں کتابیں مفت بابت سالانہ چندہ فاروق صرف چار روپیہ چھ آنہ محصولڈاک۔ بذریعہ وی پی بھیجی جائینگی۔ (مینیجر فاروق بک ایجنسی قادیان پنجاب)

منقولات

ساردا ایکٹ

اس قانون کے مشکلات کے متعلق بہت کچھ بیانات سپرد قلم ہو چکے ہیں۔ شرعاً اس قانون کی بڑی مشکل اور عملاً اس کے بے حد زہریلے اثرات کا نمونہ اخبارات میں دکھایا جا چکا ہے۔ لیکن آج اس کے متعلق ایک بالکل نئی بات لکھنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ حکام اس پر پوری توجہ دینگے۔

مسلمانوں کے ہاں عموماً بچوں کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقے والے دن نام رکھے جاتے ہیں۔ اس لئے مسلمان کمیٹی کے رجسٹر میں حسب ضابطہ بچہ پیدا ہوتے ہی اسی دن جو اطلاع بھجواتے ہیں۔ تو اکثر تو لڑکے لڑکی کا نام لکھتے ہی نہیں۔ بعض لکھتے ہیں۔ اور عموماً وہ نام بعد غور و خوض ساتویں روز بدل دیا جاتا ہے۔ پس موجودہ بچوں کے صحیح نام اور ان کی عمر کی تحریری تصدیق کا سردست کوئی کافی ثبوت میسر آنا سخت مشکل ہے۔ اس لئے کم سے کم اٹھارہ سال تک تو یہ قانون بالکل ناقابل عمل ہے۔ گورنمنٹ اور رعایا دونوں کے لئے سخت پریشانی کا باعث ہے۔ اور اگر گورنمنٹ کے نزدیک یہ قانون ایسا ہی لابدی اور ضروری ہے۔ تو وہ آج بذریعہ اعلان و قانون رجسٹر پیدائش اس قسم کے بنائے اور نام و عمر و تاریخ کا باقاعدہ حساب رکھے۔ اور پھر جب آج کل کے لڑکے لڑکی قانونی عمر کو پہنچیں اور شادی کی اجازت ہو۔

آہ۔ اس بیہودہ قانون کی دھمکی نے دنیا کو بے چین کر رکھا ہے۔ بیچارے اپنے مکانات اور اثاثہ بیت گروی کرکے جلدی جلدی بچوں کی شادیوں سے فارغ ہو رہے ہیں۔ کیونکہ شاردا بل کا کوا کائیں کائیں کر رہا ہے۔ ادھر سمجھدار ہندو اس سے بددل ہو بیٹھے ہیں۔ ادھر مسلم مقتدر رہنما اس کو جڑ سے کھودنے کی فکر میں ہیں۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ گورنمنٹ رعایا کے گھریلو معاملات میں دخل دے کر ان کی بددلی کا باعث خود پیدا نہ کرے۔

(محمدی)

ذبیحہ گائے

پرسوں ایک ہندو اور ایک مسلمان دو دوست سیر کو جا رہے تھے۔ کہ انہیں اتفاقیہ مندرجہ ذیل گفتگو چھڑ گئی۔

مسلمان۔ اب رمضان شریف کا مبارک مہینہ آگیا ہے۔ ہمیں سب ہندو مسلمان دن کو کھانے پینے سے پرہیز کرینگے۔

ہندو۔ بھائی یہ تو بتاؤ۔ کہ مسلمان تو دن کو نہ کھائیں پئیں گے۔ کیونکہ ان کا مذہب دن کی خورد و نوش و رمضان کی بے ادبی سے انہیں روکتا ہے۔ بھلا ہندو کیوں کھانا پینا چھوڑ دینگے؟

مسلمان:۔ ناجائز جو ہوا؟

ہندو:۔ مسلمانوں کے لئے ناجائز ہے۔ نہ کہ ہندوؤں کے لئے؟

مسلمان:۔ ہم جبراً ایسا کرائیں گے؟

ہندو:۔ بھلا آج کل کوئی دوسرے کو مجبور کر سکتا ہے یا اپنے مذہب کا دوسرے سے جبراً ادب کرا سکتا ہے؟

مسلمان:۔ کوئی کرے نہ کرے۔ ہم تو ضرور ایسا کرا کے رہیں گے۔ اور اگر یوں کام نہ بنا۔ تو گورنمنٹ سے قانون بنوا کر رکوائیں گے۔

ہندو:۔ دوست! حواس بجا ہیں۔ یا نہیں۔ یہ محال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ کہ کوئی جبراً دوسرے سے اپنا مذہب منوائے اور کہ ایسی کوشش کرنے والا دیوانہ خیال کیا جائے گا۔

مسلمان:۔ کیا جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں۔ صحیح ہے؟

ہندو:۔ بالکل صحیح۔

مسلمان:۔ تو پھر ہندو مسلمانوں سے ذبیحہ گائے کیوں جبراً چھڑواتے ہیں۔ اور کیوں قانون بنوا کر مسلمانوں کو اس سے رکواتے ہیں۔ جبکہ گائے مقدس یا قابل پرستش ہے۔ تو ہندوؤں کے لئے نہ کہ مسلمانوں کے واسطے بھی؟

لہذا اگر ہندو ذبیحہ گائے کے خلاف کارروائیاں نہ چھوڑ دینگے۔ تو مسلمان بھی ان سے جبراً رمضان شریف کا ادب کرائینگے اور اگر وہ کہیں گے۔ کہ رمضان شریف متبرک و قابل احترام مہینہ ہے تو مسلمانوں کے لئے ہے۔ تو پھر ہم کہیں گے کہ گائے مقدس... و قابل پرستش ہے تو ہندوؤں کے لئے نہ کہ مسلمانوں کے لئے۔ اس پر ہندو دوست لاجواب ہو گیا۔ اور سلسلہ کلام ختم ہو گیا۔ (ماہتاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانندی مشن

اسلام اور آریہ سماج

(۳)

آریہ مذہب اور اخلاق

اخبار آریہ ویر کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ آریہ مذہب کی تعلیمات ہی انسانی اخلاق کو بلند کرتی اور اس کے اندر تقویٰ اور پرہیزگاری کی روح پیدا کرتی ہیں۔ مگر افسوس کہ یہ بھی دعویٰ ہے۔ جو محض غلط اور بے بنیاد ہے۔ آریہ سماج نے انسانوں کو کونسی پاکیزگی سکھلائی ہے۔ کیا نیوگ جیسی شرمناک تعلیم ان کی اخلاقی تعلیمات کا راز طشت از بام نہیں کردیتی۔ مگر شائد ہمارے بعض ناظرین نیوگ کی حقیقت سے ناواقف ہوں۔ اس لئے مختصراً لکھا جاتا ہے۔ کہ سوامی دیانند اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں فرماتے ہیں :-

"جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو۔ تب اپنی عورت کو اجازت دے۔ کہ اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنے والی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر۔ کیونکہ اب تو مجھ سے اولاد نہیں ہو سکے گی۔ لیکن پیارے عالی حوصلہ خاوند کی خدمت میں کمر بستہ رہے" (ص ۱۵۲)

یہ وہ اخلاقی تعلیم ہے۔ جس پر غالباً آریہ سماج کو نہایت ناز ہے۔ اس میں بانی آریہ سماج نے دیانندیوں کو بتلایا ہے۔ کہ ایک زندہ خاوند والی عورت اولاد نہ ہونے کی حالت میں کسی غیر مرد سے ہمبستر ہو۔ اور پھر تعجب یہ کہ ایسی عورت کو "نیک بخت" کہکر پکارا جاتا ہے۔ اور اس کے باحیا وفادار خاوند کو جو اپنی جورو کو غیر مرد سے اولاد لینے کی اجازت دیتا ہے۔ "عالی حوصلہ" کا خطاب دیا جاتا ہے۔ اب یہ وہ اخلاقی تعلیم ہے۔ جو آریہ سماج کے بانی نے آریوں کو سکھلائی۔ مگر صرف یہیں تک نہیں۔ بلکہ آریوں کو یہ بھی تعلیم دی گئی ہے۔ کہ اگر وہ عورت ایک سے حاملہ نہ ہو۔ تو دوسرے کے [illegible] سے بھی مراد حاصل نہ ہو۔ تو تیسرے کے پاس [illegible] پاس۔ گیارہ مردوں تک سے وہ اولاد کی خاطر ہمبستر ہو سکتی ہے۔ مگر یہ تو اولاد کی آڑ میں نیوگ کی اجازت تھی۔ اب شہوت فرو کرنے کے لئے بھی اسی نسخہ کو استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے :-

سوال :- جب ایک بیاہ ہوگا۔ ایک مرد کے لئے ایک عورت اور ایک عورت کے لئے ایک مرد رہے گا۔ اس عرصہ میں عورت حاملہ دائم المریض یا مرد دائم المریض ہو جائے۔ اور دونوں کا عالم شباب ہو۔ اور رہا نہ جائے۔ تو پھر کیا کریں۔

جواب :- اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دائم المریض مرد کی عورت سے رہا نہ جائے۔ تو کسی سے نیوگ کرکے اس کے لئے اولاد پیدا کرلیں۔ لیکن رنڈی بازی یا زناکاری کبھی نہ کریں" (ص ۱۵۴)

مطلب بالکل صاف ہے۔ یعنی اگر مرد یا عورت پر کسی وقت ایسی شہوت غالب ہو کہ اُن سے ضبط نہ کیا جا سکے۔ تو وہ اپنی شہوت کو نیوگ سے ٹھنڈا کریں۔ اور اگرچہ نیوگ کی اور بھی بہت سی صورتیں ہیں۔ مگر ہم انہی پر اکتفا کرتے ہوئے پوچھتے ہیں۔ کہ بتلاؤ کیا یہی وہ پاکیزگی اور اخلاقی تعلیم ہے۔ جو آریہ سماج نے اپنے متبعین کو سکھلائی۔ اگر یقیناً تمہارا ضمیر اس تعلیم کو بداخلاقی کی جڑھ کہتا ہے تو پھر سوچو۔ سوامی دیانند کی تعلیمات کو اخلاقی ترقی کا موجب ٹھہرانا کتنی بڑی غلط بیانی ہے۔

پھر علاوہ اس کے مہرشی دیانند جنوری ۱۸۷۵ء میں جب گجرات میں ایک پبلک لیکچر دے رہے تھے۔ تو کسی نے سوال کیا۔ کہ جس عورت کا شوہر کنچنی کے پاس جایا کرتا ہو۔ اُس کی عورت تب کیا طریق اختیار کرے۔ اب ایسے معقول سوال کا جواب مہرشی یہ دیتے ہیں کہ :- "اس کی عورت بھی ایک اور مضبوط سا آدمی رکھ لے"

اب اے آریو! بتلاؤ کیا یہی وہ اخلاقی تعلیم ہے۔ جو آریہ سماج نے دنیا کو سکھلائی۔ پھر تم کس منہ سے اسلام کا مقابلہ کرتے ہو۔ اگر اسلامی انوار کی تم پر ایک جھلک بھی پڑ جاتی۔ تو تم وہ کچھ دیکھتے۔ جسے اب تک تمہاری آنکھوں نے نہیں دیکھا۔ ہاں وہ نورانی کلام جسے ہم نے سنا۔ اگر اس کا ایک حرف بھی تم سُن پاتے۔ تو تم ہزار جان سے اُس پر والہ و شیدا ہو جاتے۔ مگر افسوس کہ تم دُور ہو۔ اور بہت دُور۔ سُنو اسلام کی تعلیم ایسی اعلیٰ اور پاکیزہ تعلیم ہے۔ کہ تمہارا دماغ اگر سوچے تو تم عش عش کر اٹھو۔

اسلام کی اخلاقی تعلیم

اسلام کہتا ہے۔ قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون۔ وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن (نور) ولا تقربوا الزنیٰ انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا (پ ۱۵) و لیستعفف الذین لا یجدون نکاحا۔ مردوں کو چاہیئے کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائیں۔ اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ کی عادت ڈالیں۔ اور اپنے ستر کی جگہ کو ہر ممکن طریق سے بچاویں وہ بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں۔ اور اُن کے حُسن کے قصے بھی نہ سنیں ایسا ہی عورتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں۔ اور اپنے ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں۔ اور اپنی زینت کے اعضاء کسی غیر محرم پر نہ کھولیں۔ اور اپنے سروں پر اوڑھنی رکھیں اور پاؤں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔ اور اسلام کہتا ہے۔ کہ اگر نکاح میسر نہ ہو۔ تو چاہیئے کہ انسان اپنی عفت کو بعض دوسرے طریق سے بچاوے مثلاً روزے رکھے یا کم کھاوے۔ اور اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے۔ اور خدا کی خشیت اور اس کی محبت اپنے دل میں پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ پس اب سوچو! اسلام افضل ہوا یا آریہ سماج۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ صرف ایک ہی جواب اس کا ہوگا۔ اور وہ یہی۔ کہ اسلام مذاہب عالم میں سے افضل ترین مذہب ہے۔ (باقی دارد)

(محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مشن

نورافشاں کی لاعلمی

خدا کی شان - ہمارے سیّد و مطاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدّس و مطہر ذات پر ایسے بے علم اور کم فہم انسان بھی زبانِ طعن دراز کرنے لگ جاتے ہیں جو عقل و دانش سے خالی اور فہم و فراست سے ناآشنا ہیں۔ اور ان کی ساری کوششیں محض اس فانی دنیا کے حصول میں صرف ہوتی ہیں۔ اور ان کے تمام ارادے صرف سفلی اور زمینی خواہشات پر ختم ہو جاتے ہیں۔ اور وہ کوئی آسمانی انوار اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور نہ الٰہی برکات سے وہ فیضیاب ہوتے ہیں۔ مگر باوجود اپنی علمی تہیدستی کے پھر بھی وہ اُس مقدس نفس انسان کے درپے ایذا رہتے ہیں۔ جو اس موجودہ زمانہ میں دنیا کا نجات دہندہ بن کر مبعوث ہوُا۔ اور جسے خدا نے اسیروں کا رستگار قرار دیا۔

نورافشاں کا اعتراض

ایسے ہی معترضین میں سے لاہور کا عیسائی اخبار "نورافشاں" ہے۔ جس نے اپنی نافہمی اور نادانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ عامیانہ اعتراض کیا ہے۔ کہ:-

"مرزا صاحب قادیانی پر عربی۔ فارسی۔ اردو۔ زبانوں میں بلکہ غلط سلط انگریزی میں بھی الہام کی ساون بھادوں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔ لیکن آپ کی مادری زبان یعنی پنجابی میں آپ پر ایک جملہ کا بھی الہام نہ ہوُا"۔ (۲۹ دسمبر سنہ ۲۹ء)

ہمیں "نورافشاں" کے اس تمسخر آمیز لب و لہجہ پر جو اُس نے ان مرقومہ بالا سطور میں اختیار کیا ہے۔ اگرچہ کوئی افسوس نہیں ہے۔ کیونکہ سنّتِ خدائی کے ماتحت اس کے پیارے اور راستباز رسول ہمیشہ ابنائے دنیا کے ہاتھوں ستائے [illegible] جاتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ہمیں اس [illegible] پر ضرور افسوس ہے۔ کہ "نورافشاں" کو بانیٔ سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات و مکاشفات کا پورا علم حاصل نہیں ہے۔ اور اسی لئے اُس نے اپنی نادانی سے وہ کچھ کہدیا۔ جس کے واقعات سراسر مخالف ہیں۔

مختلف زبانوں میں نزولِ الہام کی حکمت

امرِ واقعہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا دنیا کی مختلف زبانوں میں ہمکلام ہوُا۔ کبھی عربی میں کبھی اردو میں کبھی فارسی میں اور کبھی انگریزی میں۔ اسی طرح وہ خدا کبھی عبرانی زبان میں ہمکلام ہوُا۔ اور کبھی پنجابی میں۔ اور ان تمام زبانوں میں خدا کے ہمکلام ہونے کے اگرچہ متعدد وجوہات و مصالح ہیں۔ جن کے ذکر کا یہ موقع نہیں۔ مگر ایک بات جس کا ذکر خالی از فائدہ نہیں۔ یہ ہے کہ خدا مختلف زبانوں میں اس لئے آپ سے ہمکلام ہوُا۔ کہ تا اُن زبانوں کے بولنے والے بنی آدم اس امر سے آگاہ ہو جائیں۔ کہ خدا آج بھی ان کی زبان میں ویسے ہی کلام کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ جیسے وہ آج سے ایک زمانہ پہلے موسیٰؑ سے ہمکلام ہوُا۔ اور عیسیٰؑ سے ہمکلام ہوُا۔ اور سب سے بڑھ کر ہمارے سیّد ولدِ آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہمکلام ہوُا وہ خدا زندہ اور حیّ و قیوم خدا ہے۔ اور سمیع اور مجیب خدا ہے۔ نعوذ باللہ خدا گونگا نہیں ہے۔ اور نہ اسکی کوئی صفت معطّل اور بے کار ہے۔ بلکہ وہ جس طرح ازل سے ہمکلام ہوتا رہا۔ اسی طرح وہ اپنے پیارے بندوں سے ہمیشہ ہمکلام ہوتا رہے گا۔ اُس کا سلسلہ الہام و وحی اس کے پیاروں پر کبھی بھی ختم نہیں ہو سکتا۔ پس اقوامِ عالم کو امید کا پیغام سنانے کے لئے اور اُن کے مُردہ دلوں میں امنگوں کی لہر دوڑانے کے لئے اور اُن کو خدائی کلام کا عشق اور اُس کی محبت کا جام پلانے کے لئے اور انہیں اس امر کا یقین اور وثوق دلانے کے لئے کہ خدا اُن کے قریب ہے۔ اور اس کی محبت ہر انسان کو خواہ وہ کسی درجے اور رتبے کا اور خواہ وہ کسی قوم اور ملک کا کیوں نہ ہو یقیناً حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اس غرض کے لئے کہ تا ثابت ہو۔ کہ وہ رب العالمین خدا دنیا کی تمام اقوام سے دلی محبّت رکھتا ہے۔ آپؑ پر متفرق زبانوں میں الہامات نازل ہوئے۔ اور انہی السنہ میں سے ایک پنجابی بھی تھی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بعض الہامات ہوئے۔ ہمیں حیرت ہے۔ کہ "نورافشاں" نے آخر کس طرح لکھدیا۔ کہ:-

"آپ کی مادری زبان یعنی پنجابی میں آپ پر ایک جملہ کا بھی الہام نہ ہوُا"۔

یہ نتیجہ ہے۔ "نورافشاں" کی لاعلمی اور نادانی کا۔ اور یہ نتیجہ ہے احمدیہ سلسلہ کے لٹریچر سے اُس کی ناواقفی کا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پنجابی الہامات

آؤ۔ اب ہم بتائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وہ کون سے پنجابی زبان میں ایسے الہامات نازل ہوُئے جن کا علم ایڈیٹر "نورافشاں" کو نہیں ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت اقدسؑ پر پنجابی زبان میں جو الہامات نازل ہوُئے ہیں۔ ان میں سے ایک الہام حضورؑ کا یہ ہے:-

(۱) "جے توُ میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ صفحہ ۱۲۳ ۸ رمئی سنہ ۱۹۰۳ء)

یعنی اے انسان۔ اگر تو خدا کا ہو رہے۔ تو یہ تمام جہان تیرا خادم ہو جائے گا۔ اور دنیا کی ہر چیز کو ہم تیری اطاعت میں لگا دیں گے۔

اسی طرح حضورؑ پر ایک یہ الہام نازل ہوُا:-

(۲) "عشق الٰہی وسّے موہنہ پر ولیاں ایہہ نشانی"۔

(البشریٰ جلد اوّل صفحہ ۵۶)

یعنی ولیوں کی یہ نشانی ہے۔ کہ عشق الٰہی ان کے موہنوں پر برس رہا ہوتا ہے۔

اسی طرح حضور کا ایک یہ بھی الہام ہے:-

(۳) "میرا دشمن ہلاک ہو گیا۔ اَہن اسدا لیکھا خدا نال جا پیا اے"۔ (۲۸ رمارچ سنہ ۱۹۰۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک یہ بھی حضور کا الہام ہے:۔

(الہم) " واللہ ۔ واللہ ۔ سدھا ہویا اولا "

(۲۰ ر دسمبر ۱۹۰۷ء)

یعنی خدا کی شان ۔ کج طبع آدمی درست ہو گیا ہے ۔

یہ الہامات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پنجابی زبان میں نازل ہوئے ۔ اور اگرچہ ممکن ہے ۔ ان کے علاوہ بھی بعض اور الہامات پنجابی زبان میں آپ پر نازل ہوئے ہوں ۔ مگر ان چند الہامات کا مطالعہ بھی ایک معمولی عقل و فہم رکھنے والے انسان پر اس حقیقت کو منکشف کر سکتا ہے ۔ کہ "نور افشاں" کے یہ الفاظ کہ:۔

" آپ کی مادری زبان یعنی پنجابی میں آپ پر ایک جملہ کا بھی الہام نہ ہوا "

کتنی بڑی غلط بیانی اور احمدیہ لٹریچر سے ناواقفی کا ثبوت ہے ۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے ۔ کہ وہ ہمارے مخالفین کو عقل و فہم سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے ۔ تا وہ خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سراسر غلط اور سر تا پا جھوٹ باتیں منسوب کر کے خلق خدا کی گمراہی کا باعث نہ بنیں ۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان دار الامان)

آئینہ حق نما بجواب الہامات مرزا

مولوی ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث کے مایہ ناز رسالہ "الہامات مرزا" کا مکمل مفصل مدلل ناقابل تردید جواب اس کتاب میں دیا گیا ہے ۔ جس کو شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان نے تحریر فرمایا ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول نور الدین رض اعظم نے ملاحظہ فرما کر طبع کرانے کی اجازت دی ۔ بڑی ضخیم کتاب ہے ۔ اور حضور خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ۱۹۱۲ء میں طبع ہوئی تھی ۔ اب چند نسخے اس کے باقی رہ گئے ہیں ۔ ۲۰×۲۶ کے سائز پر ۳۶۴ صفحات پر ختم ہوئی ہے ۔ جس کی قیمت موجودہ نرخ سے تو کم از کم دو روپیہ ہونی چاہیئے ۔ مگر اشاعت اور فائدہ عام کی غرض سے صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک میں ملیگی ۔ یہ کتاب پھر نہ طبع ہو گی ۔ شائقین دفتر فاروق سے جلد منگا لیں ۔

(مینجر فاروق)

غیر احمدی [illegible]ن

ایک اعتراض اور اس کا جواب

ایک علم قرآن و حدیث سے بے بہرہ اور معرفت صداقت سے جاہل غیر احمدیوں کا فاضل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مندرجہ ذیل حدیث پیش کرتا ہے ۔

" ینزل عیسےٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمساً واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسےٰ ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر "

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین کی طرف اتریں گے ۔ پھر نکاح کرینگے ۔ اور ان کے اولاد پیدا ہوگی ۔ اور آپ ۴۵ سال زمین پر رہیں گے ۔ پھر فوت ہو کر میرے مقبرہ میں میرے ساتھ دفن ہونگے ۔ پھر میں اور عیسیٰ ایک ہی قبر سے قیامت کو اٹھیں گے ۔ جب کہ ہم ابوبکر رض اور عمر رض کے درمیان ہونگے ۔ " (مولوی ثناء اللہ)

اور اس حدیث سے اپنے اعتراض کی بنا اس طرح بتاتا ہے ۔ کہ:۔

" اس حدیث سے صاف ثابت ہے ۔ کہ حضرت عیسیٰ موعود کا انتقال مدینہ طیبہ میں ہوگا ۔ اس حدیث کو مرزا صاحب نے خود اپنے استدلال میں لیا ہوا ہے ۔ اس میں جو حضرت عیسیٰ موعود کے یتزوج (نکاح) کا ذکر ہے ۔ اس کی نسبت مرزا صاحب نے بہت کوشش کی ہے ۔ کہ یہ ان پر صادق آئے ۔ ناظرین کو معلوم ہونا چاہیئے ۔ کہ جناب موصوف نے ایک نکاح کی بابت الہامی پیشگوئی فرمائی تھی ۔ جس کو اعجازی نکاح کہتے تھے ۔ جناب ممدوح لکھتے ہیں کہ یہ نکاح جو حضرت عیسیٰ ابن مریم موعود کا مذکورہ حدیث میں آیا ہے ۔ اس سے وہی اعجازی نکاح مراد ہے ۔ جس کی بابت میں نے پیشگوئی کی ہوئی ہے "

اس عبارت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حمامۃ البشریٰ صـ۲۶ کی عبارت کو نقل کر کے پھر اس کے بعد ضمیمہ انجام آتھم صـ۵۳ کی عبارت نقل کی ہے ۔ جس میں حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے ۔ کہ:۔

" اس پیشگوئی (یعنی میرے نکاح) کی تصدیق کیلئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے ۔ کہ یتزوج ویولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا ۔ اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا ۔ . . . اور یہ کہ یتزوج سے مراد خاص تزوج ہے ۔ جو بطور نشان ہوگا ۔ اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے ۔ جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے "

اس عبارت کے نیچے معترض لکھتا ہے ۔ کہ:۔

" یہ عبارت باواز بلند کہہ رہی ہے ۔ کہ جناب مرزا صاحب کو اس حدیث کی تسلیم سے انکار نہیں ۔ بلکہ اس کو اپنی دلیل میں لایا کرتے تھے ۔ اس لئے ہم بھی اس حدیث سے استدلال کرنے کا حق رکھتے ہیں ۔ جو یوں ہے ۔ کہ چونکہ مرزا صاحب مدینہ شریف میں فوت ہو کر روضۂ مقدسہ میں دفن نہیں ہوئے ۔ اس لئے عیسیٰ موعود نہیں تھا

ہمارا جواب

معترض نے اس حدیث کے متعلق دو باتوں کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت کے ابطال میں اپنی شہادت کو پیش کیا ہے ۔

اوّل ۔ حدیث کے فقرہ یتزوج ویولد لہ کے مطابق حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی جو نکاح اور اولاد کے متعلق تھی ۔ بزعم معترض پوری نہ ہوئی ۔ اور

دوسرے حضرت مرزا صاحب مدینہ طیبہ میں آنحضرت کی قبر میں آپ کی معیت میں دفن نہیں کئے گئے ۔ پس ان دونوں صورتوں کے لحاظ سے حضرت ممدوح بزعم کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعویٰ مسیحیت میں صادق ثابت نہ ہوئے ؏

مطابق پیشگوئی نکاح ہوا اور اولاد ہوئی

اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ حدیث کے فقرہ یتزوج و یولد لہ کے متعلق حضرت ممدوح کی وہ عبارت جو حضورؑ نے رسالہ اربعین ۳ کے صفحہ ۲۸ پر تحریر فرمائی ہے۔ تصدیق کے لئے کافی ہے۔ اور وہ یہ ہے:۔

"یہ الہام (یعنی اذکر نعمتی رأیت خدیجتی) براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اور یہ حصہ اس الہام کا ہے۔ جس میں کئی برس پہلے خبر دی گئی تھی یعنی مجھے بشارت دی گئی تھی۔ کہ تمہاری شادی خاندان سادات میں ہوگی۔ اور اس میں سے اولاد ہوگی تا پیشگوئی حدیث یتزوج و یولد لہ پوری ہو جاوے۔ یہ حدیث اشارت کر رہی ہے۔ کہ مسیح موعود کو خاندان سیادت سے تعلق دامادی ہوگا۔ کیونکہ مسیح موعود کا تعلق جس سے وعدہ یولد لہ کے موافق صالح اور طیب اولاد پیدا ہو۔ اعلیٰ اور طیب خاندان سے چاہیئے۔ اور وہ خاندان سادات ہے۔ اور فقرہ خدیجتی سے مراد اولاد خدیجہ یعنی بنی فاطمہ ہے"

اب ظاہر ہے۔ کہ براہین احمدیہ میں سادات کے خاندان میں شادی کے متعلق جس پیشگوئی کا ذکر ہے اور جسے یتزوج و یولد لہ والی حدیث کا مصداق قرار دیا ہے۔ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت ممدوح نے شادی کی۔ اور اس سیدہ بیوی سے اولاد بھی ہوئی۔ جو اب تک موجود ہے۔ اور جو یولد لہ کے لام افادہ کے لحاظ سے مسیح موعود کے مقاصد کی پیروی اور انجام دہی کے لئے مفید بھی ثابت ہو رہی ہے۔ جیسا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؐ خلیفہ ثانی جو مسیح موعود علیہ السلام کے موعود اور مبشر فرزند ہیں ان کے کارناموں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اب کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور کیا اس پیشگوئی کے ظہور کے بعد الفاظ حدیث یعنی یتزوج و یولد لہ کی تصدیق کا کوئی پہلو مخفی رہ گیا۔ جس پر کسی کو کلام ہو سکے۔ کیونکہ پیشگوئی میں یہ لکھا تھا۔ "اور مسیح موعود بیوی کرے گا۔ اور اس کے ہاں اولاد پیدا ہوگی۔ [illegible] صاحب نے بیوی نہیں کی؟ اور کیا [illegible] ہاں اولاد نہیں ہوئی؟ اور اگر یہ سوال ہو کہ پیشگوئی کے طور پر نکاح اور اولاد ہو۔ نہ عام طور۔ تو یہ امر بھی تصدیق یافتہ ہے۔ کہ حضرت سیدہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیوی ہیں وہ اذکر نعمتی رأیت خدیجتی کی پیشگوئی کے مطابق ہی بطور نشان آپ کے نکاح میں آئیں۔ اور آپ کی وہ سب اولاد جو ایں سیدہ سے پیدا ہوئی۔ ہر ایک کے متعلق قبل از تولد پیشگوئی کی گئی۔ اور ہر ایک کا تولد پیشگوئی کے مطابق ہی ظہور میں آیا۔ جو پیشگوئی کی تصدیق سے مسیح موعودؑ کے لئے الہیٰ اولاد نشان اور آپ کے مقاصد دعویٰ مسیحیت کی تائید کے لئے فقرہ یولد لہ کے مطابق مفید ثابت ہوئی۔ جیسے کہ یولد لہ کے لام افادہ میں یہ امر مرموز ہے ؏

محمدی بیگم کا نکاح

باقی رہا یہ کہ محمدی بیگم کے نکاح کو بھی حضرت مرزا صاحب نے الفاظ یتزوج کا مصداق قرار دیتے ہوئے پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق اپنی کئی تالیفات میں ذکر کیا ہے۔ سو اس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ محمدی بیگم کا نکاح وعیدی صورت کے ساتھ تعلق رکھتا تھا۔ اور خاندان سادات میں بنی فاطمہ سے سیدہ کے ساتھ نکاح وعدہ کی صورت میں تھا۔ پھر وعدہ بلا شرط تھا۔ اور محمدی بیگم کا نکاح جو وعیدی صورت میں تھا وہ مشروط بشرط وقوع وعید تھا۔ اور الہام ایتہا المرأۃ توبی توبی جو اس پیشگوئی کے متعلق تھا۔ اس کے منشاء اور مفہوم سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ محمدی بیگم کا نکاح بصورت توبہ متعلقین وعدم وقوع وعید ٹل بھی سکتا ہے۔ جیسا کہ الفاظ الہام کے مطابق پیشگوئی کی حقیقت بلا تخلف ظہور میں آگئی۔ اور محمدی بیگم کے اقارب کے تغیرات حالات اور رجوع الی الحق کی صورت کے پیدا ہونے سے اور وعید کے ٹلنے سے نکاح بھی ٹل گیا۔

لیکن وعدہ کی پیشگوئی جو سیدہ کے نکاح کے متعلق تھی۔ اور بلا شرط تھی۔ وہ مطابق الفاظ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جس سے ایک طرف یتزوج کے ارشاد کی تصدیق ہوئی اور دوسری طرف یولد لہ کی تصدیق۔

باقی رہا یہ کہنا۔ کہ جب یتزوج کی پیشگوئی کا مصداق سیدہ کا نکاح تھا۔ تو مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے نکاح کو اس کا مصداق کیوں قرار دیا۔ سو واقعات حقہ کے ظہور سے یہ امر بھی ظاہر ہو گیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا محمدی بیگم کے نکاح کو یتزوج کی پیشگوئی کا مصداق قرار دینا اجتہادی طور پر تھا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اجتہادی غلطی اصل حقیقت کو باطل نہیں کر سکتی۔ ہاں اگر ایسا ہوتا۔ کہ مسیح موعودؑ کے ہاں کوئی بھی بیوی پیشگوئی کے مطابق نکاح میں نہ آتی اور نہ ہی اس سے پیشگوئی کے مطابق اولاد ہوتی۔ تو ایسی صورت میں یتزوج و یولد لہ کی مطابقت میں آپ کی بیوی اور اولاد کا نہ ہونا ایک حل طلب سوال بن جاتا۔ لیکن اب جب کہ ایک طرف بیوی ہے اور وہ بھی پیشگوئی کے مطابق بطور نشان اور دوسری طرف اولاد بھی ہے۔ اور وہ بھی بطور نشان۔ جس سے یتزوج و یولد لہ کی پیشگوئی کا صدق کھلے طور پر بلکہ اظہر من الشمس ظاہر ہو چکا ہے۔ اور جس سے حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت موعودہ کی تصدیق بھی کالشمس فی الضحیٰ ہو گئی۔ تو اب معترض کا اس یتزوج والی پیشگوئی کے متعلق مغالطہ کی راہ کو عمداً اختیار کر کے سادہ طبع لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کرنا سخت قابل افسوس ہے۔

اب رہا معترض کا مسیح موعود کی نسبت الفاظ حدیث کی بنا پر یہ کہنا کہ جب مسیح موعودؑ کی نسبت یہ لکھا ہے۔ کہ وہ مدینہ طیبہ میں آنحضرت کی قبر میں دفن کئے جائیں گے۔ لیکن مرزا صاحب وہاں دفن نہیں کئے گئے۔ اس کے لئے اگلی اشاعت کا انتظار کرے۔ انشاء اللہ ؏

(مولوی) غلام رسول آف راجیکی)

مرقع ثنائی مولوی ثناء اللہ امرتسری کے "فیصلہ آخری" کا وہ مرقع جس کو منکر امرتسری نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر اپنی تکذیب اور حضرت مسیح موعودؑ کی تصدیق پر اپنے دستخط کر دیئے۔ اور مہر لگا دی۔ اور آج اس مرقع کو دنیا کے سامنے پیش کرنے سے ڈرتا ہے۔ صرف ساڑھے چار آنہ کے ٹکٹ ڈاک بھیجکر دفتر فاروق سے منگا کر مطالعہ کریں۔ (منیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبروں کا گلدستہ

سر محمد اقبال کے اہم سوالات

سر محمد اقبال نے پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس میں مصرحہ ذیل سوالات پیش کرنے کی اطلاع دی ہے:۔

(۱) کیا آنریبل وزیر زراعت بتائیں گے۔ کہ

(الف) پنجاب پی ڈبلیو ڈی ہائیڈرو الیکٹرک میں مندرجہ ذیل گزیٹڈ اسامیوں پر اس وقت تک جو ہندو سکھ اور مسلمان مقرر کئے گئے ہیں ان کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے؟

(۱) ایگزیکٹو انجنیئر (۲) اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجنیئر (۳) ٹرنسمشن لائن انجنیئر (۴) اسسٹنٹ انجنیئر۔

(ب) ان اسامیوں میں ہر ایک قوم کی متناسب تعداد کیا ہے؟

(ج) مندرجہ ذیل عہدوں کی اسامیوں کی تعداد کیا ہے۔ جو یکم ستمبر ۱۹۲۹ء کو ٹرنسمشن سرکل کے لئے منظور ہوئی تھیں

(۱) ایگزیکٹو انجنیئر (۲) اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجنیئر (۳) ٹرنسمشن لائین انجنیئر (۴) اسسٹنٹ انجنیئر (۵) اپرنٹس انجنیئر۔

(د) جو ہندو اور مسلمان مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کی تعداد کیا ہے۔

(۲) کیا آنریبل وزیر زراعت براہ مہربانی بتائیں گے۔ کہ ماہ نومبر اور دسمبر میں مختلف اسلامی اخبارات میں جو مضامین شائع ہوئے۔ ان کی طرف حکام متعلقہ کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے یا نہیں۔ اور اگر کرائی گئی ہے تو مظلوم قوم کے حقوق کے تحفظ کے لئے کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(۳) کیا آنریبل وزیر زراعت از راہ عنایت بتائینگے کہ

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے۔ کہ برانچ لائن ڈویژن کے قیام کے وقت سے اس کا چارج ہندو افسروں ہی کے ہاتھ میں رہا ہے۔

(ب) تعیناتوں کی تصدیق اور منظوری کے بعد کس قدر (۱) ہندو عہدیداروں اور (۲) مسلمان عہدیداروں کو برطرف کیا گیا ہے۔

(ج) ان کی موقوفی کے وجہ[illegible]

(۴) کیا آنریبل وزیر زراعت [illegible] بتائیں گے۔ کہ

(الف) ٹرنسمشن لائین اپرنٹس (امیدوار) انجنیروں کے عہدوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) ان عہدوں پر کس قدر مسلمان مقرر ہیں۔

(۵) کیا آنریبل وزیر زراعت براہ مہربانی بتائیں گے کہ

(الف) ہائیڈرو الکٹرک برانچ کے عملہ کی مصرحہ ذیل اسامیوں کا بحساب اوسط ماہوار خرچ کیا ہے؟

(۱) گزیٹڈ افسر (۲) ماتحت عملہ۔

(ب) ہندو۔ سکھ اور مسلم اقوام کا بحساب فیصدی کیا خرچ آیا؟

(۶) کیا آنریبل فنانس ممبر از راہ عنایت بتائیں گے کہ

(الف) کیا پنجاب میں کوئی ایسے مواضعات ہیں۔ جہاں مسلمانوں کو اذان دینے کی اجازت نہیں؟

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہے۔ تو ایسے گاؤں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت کوئی ایسی کارروائی کرنا چاہتی ہے۔ جس سے یہ پابندیاں جہاں عائد ہیں دور ہو جائیں۔

(د) اگر ایسا ہے۔ تو وہ کیا کارروائی کرنا چاہتی ہے؟

لاہور۔ ۱۳ فروری کو تقریباً ڈیڑھ بجے بعد دوپہر شہر میں ایک ہولناک ٹڈی دل آگیا۔ جو آن کی آن میں سارے لاہور پر چھا گیا۔ زمین پر بازاروں میں در و دیوار پر۔ چھتوں پر فضائے آسمانی میں غرض جدھر نگاہ اٹھتی تھی۔ ٹڈیوں کا ایک خوفناک ہجوم برآں نظر آتا تھا۔ اور آمد و رفت میں بڑی مشکل پیش آتی تھی۔ شام کے وقت کہیں یہ بلا ٹلی۔ تو اہل شہر نے اطمینان کا سانس لیا۔

لاہور۔ ۱۲ فروری کی گذشتہ شب کو اسٹریلین بلڈنگ واقع قلعہ گوجر سنگھ میں کسی پر اسرار شخص نے راجہ دھیان سنگھ کے سکرٹری مسٹر دین دیال کی دولڑکیوں پر چھرے سے وار کیا۔ جس سے وہ مجروح ہو کر بے ہوش ہو گئیں۔ حملہ آور منہ پر نقاب ڈالے ہوئے تھا۔ وہ وہاں سے بھاگ گیا۔ اور نوکر گرفتار کر لیا گیا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ حملہ آور سیاہ بوٹ۔ پٹیاں اور فوجی نمونہ کا خاکی کوٹ پہنے ہوئے تھا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ حملہ آور کوئی گورکھا ہے۔ کیونکہ ان مکانات میں بہت سے گورکھے پہرے اور چوکیداری کے کام پر متعین ہیں۔

پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔ مگر ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا۔ کل ملازم گرفتار کیا گیا تھا۔ آج چند گورکھے بھی گرفتار کر لئے گئے۔

لاہور۔ ۱۳ فروری۔ مسٹر جسٹس ظفر علی ۱۹ فروری کو اپنے عہدے سے سبکدوش ہو گئے۔ اور آپ کی سبکدوشی کے سلسلے میں خان بہادر شیخ سر عبدالقادر بیرسٹر ایٹ لاء ہائیکورٹ کے ایڈیشنل جج مقرر کئے گئے ہیں۔

الہ آباد ۱۲ فروری۔ حکومت نے "آزادی کے دیوانے" نامی کتاب ضبط کر لی ہے۔ آج شام کو پولیس نے اسی کتاب کے سلسلہ میں متعدد مکانات کی تلاشی لی۔ اور اس کے مصنف پنڈت ودیا بھنبکار فسکلا اور طابع مسٹر بانکے لال شرما کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف گرفتار کر لیا۔ پولیس اس کتاب کی ایک سو سے زیادہ جلدیں۔ مسودہ۔ پروف اور تصویروں کے بلاک لے گئی۔ ملزموں کے مقدمے کی سماعت ۲۱ فروری کو ہو گی۔

سول نافرمانی شروع کرنے کا فیصلہ ہو گیا

احمد آباد۔ ۱۵ فروری کو ساحل دریا پر کانگرس کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ مختلف ارکان نے تقریریں کیں۔ جن کا ماحصل یہ ہے۔ کہ "بگل بجا دیا گیا ہے۔ اور آزادی کامل کی جنگ کا اعلان کر دیا گیا ہے"۔ مسٹر راج گوپالاچاری نے بیان کیا۔ کہ ہمیں جلد نازک اور خطرناک مسائل اور حالات سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ لیکن ہمیں خندہ پیشانی سے ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ کانگرس کی مجلس عاملہ نے خلاف ورزی قانون کی مہم شروع کرنے کی ایک قرارداد منظور کی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کا پروگرام کانگرس کے ہاتھ میں نہیں۔ بلکہ جرنیل مہاتما گاندھی کے ہاتھ میں ہے۔ مہاتما جی کی گرفتاری کے بعد ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ہر شخص کو اپنا پروگرام لے کر تیار رہنا چاہیئے۔

ڈاکٹر ستیہ پال نے کہا۔ کہ ہم مہاتما گاندھی کے پونز آشرم میں پرامن جنگ کا بگل بجانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اب ایک ایسا نازک موقع آگیا ہے۔ کہ ہم امن و صلح سے آرام حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ہندوستانی کو قربانی کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔

عدالتوں اور سکولوں کا مقاطعہ

کانگرس نے سول نافرمانی اور عدم تعاون کی جو قرارداد منظور کی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ پورنا سوارج حاصل کرنے کے لئے جو لوگ عدم تشدد کی حکمت عملی پر کاربند ہیں۔ وہ مہاتما گاندھی کے حکم پر حسب ضرورت سول نافرمانی شروع کر دیں۔ کانگرس کی مجلس عاملہ کو یقین ہے۔ کہ تمام کانگرسی سول نافرمانی کرنے والوں کی ہر ممکن طریق پر تائید و حمایت کریں گے۔ نیز کانگرس کی مجلس عاملہ امید کرتی ہے۔ کہ سول نافرمانی کے موقعہ پر وکلا اپنی خدمات سے حکومت کو محروم کر دیں۔ اور طلبا حکومت کے ذریعہ سے تعلیم حاصل کرنا بند کر دیں۔ نیز مجلس عاملہ امید کرتی ہے۔ کہ رہنماؤں کی گرفتاری کی صورت میں باقی ماندہ لوگ کانگرس کا کام سنبھال کر اس تحریک کو اپنی لیاقت کے بموجب جاری رکھیں گے۔

وائسرائے کے نام الٹی میٹم

مجلس عاملہ کے ارکان ابھی رخصت نہیں ہوئے اور مہاتما جی کے کہنے پر وہیں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ کیونکہ مہاتما جی چند روز کے اندر ان کے مشورہ سے لائحہ عمل کا مکمل پروگرام طیار کرنے والے ہیں۔ کل آپ کی خاموشی کا دن ہے۔ اور امید ہے۔ کہ کل ہی آپ وائسرائے کے نام الٹی میٹم کا مسودہ طیار کریں گے۔ مخالفین تبدیلی مسلک کو الٹی میٹم کے متعلق جو اسی دن روانہ کر دیا جائیگا۔ مہاتما جی سے ملاقات کرینگے۔ اسی اثنا میں مکمل تجاویز بڑی سرعت کے ساتھ زیر ترتیب ہیں۔ اور الٹی میٹم کی مہلت ختم ہونے پر نافذ العمل ہو جائینگی۔

... سننے لگے

عـ/

جو لوگ بہرے پن۔ دماغ میں آوازیں یا زکام کے مریض ہوں۔ انہیں اورل ہرب کمپاؤنڈ کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ اس پرانی طرز کی جڑی بوٹیوں سے مرکب دوا سے بے شمار ایسے مریضوں کو جو عرصہ سے امراض بالا میں مبتلا تھے۔ اور جن میں سے اکثر کو ناقابل علاج سمجھا گیا تھا۔ کافی طور سے افاقہ ہو گیا ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میں اکثر اوقات اپنے مریضوں کو آورل ہرب کمپاؤنڈ کا استعمال کراتا ہوں۔ اور ہمیشہ اس دوا کے نتائج کو اطمینان بخش پاتا ہوں۔ قیمت فی بکس صرف تین روپے محصول ڈاک معاف۔ دوا کے متعلق مفصل لٹریچر مفت

ملنے کا پتہ

اورل میڈیکیشن کمپنی۔ ۱۶۰۔ برک بیک روڈ بیکن ہیم انگلستان

Aural Medication co:
160 Birkbeck Road
Beckenham
England

پہلی جنگ نمک کے خلاف ہوگی

جیسا کہ پہلے بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ پہلی جنگ نمک کے اجارے کے خلاف جاری کی جائیگی۔ اور اس کا طریق غالباً یہ ہوگا۔ کہ نمک کی کانوں یا نمک کے ذخیروں پر حملہ کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں مجلس عاملہ کے ایک طبقے نے یہ اعتراض اٹھایا ہے۔ کہ اس قسم کی کارروائی سے حکومت کی بہ نسبت بعض پرائیویٹ ٹھیکیداروں کے مفاد کو زیادہ نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس مشکل کے حل کرنے کے لئے یہ تجویز درپیش ہے۔ کہ ان کانوں اور کارخانوں پر براہ راست حملہ کیا جائے جو حکومت کے زیر اہتمام ہیں۔

اطلاع: جن خریداروں کا چندہ اخبار ۲۸ فروری ۱۹۳۰ء کو ختم ہوگا۔ انکے نام آئندہ سال کیلئے ۲۸ فروری کا پرچہ ...

کنگ آف ٹانکس

تمام مقویات کا بادشاہ

کنگ آف ٹانکس: جو کہ سونا۔ کستوری اور پلیٹینم جیسی کئی ایک ادویہ کا کیمیائی اصول سے بنایا ہوا گولیوں کی صورت میں ایک لطیف جوہر ہے۔

کنگ آف ٹانکس: قوت باہ کی بینظیر مجرب دوا ہے۔

کنگ آف ٹانکس: تمام اعصابی اور دماغی کمزوریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

کنگ آف ٹانکس: کی ایک گولی صبح ایک شام بعد غذا استعمال کریں۔

کنگ آف ٹانکس: کی ساٹھ گولیوں کی تبد شیشی کی قیمت صرف سات روپے معہ محصول ڈاک۔

شربت فولاد

شربت فولاد: جو کہ فولاد۔ کچلا۔ سنکھیا اور دیگر بہت سی ادویہ کا ایک لذیذ اور خوشگوار شربت ہے۔

شربت فولاد: عورتوں کی خاص بیماریوں مثلاً عام کمزوری۔ رنگ کا زرد پڑ جانا اور ہسٹریا کے لئے ازحد مفید ہے۔

شربت فولاد: مرض اٹھرا کا بہت بڑا دشمن ہے۔

شربت فولاد: ایام حمل میں استعمال کرنے سے بچہ تندرست اور مضبوط پیدا ہوتا ہے۔

شربت فولاد: کے میٹھا ہونے سے ہر ایک عورت شوق سے استعمال کرتی ہے۔

شربت فولاد: کا ایک چھوٹا سا چمچہ دن میں تین مرتبہ بعد غذا استعمال کریں۔

شربت فولاد کی ساٹھ خوراکوں کی قیمت صرف تین روپے محصول ڈاک ۸/

تیار کردہ:

فیض عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب

نوٹ:- فرمائش کے ساتھ اخبار کا حوالہ ضروری ہے۔

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میر قاسم علی پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)

[illegible] (پنجاب)